درس ہشتم

آٹھواں سبق

اوگرامی تراست' کودانا ست

(وہ معزز تر ہے جو عقلمند ہے)

شاعر: مسعود سعد سلمان لاہوری

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گرامی تر	زیادہ محترم	ھجا	ہجو، مذمت
کو (کہ او)	کہ جو	ھمچو ما	ہماری طرح
این چنین	اس طرح کا	روزگار	زمانہ
کز (کہ از)	کہ سے	مخلوق است	اللہ تعالی کی تخلیق ہے
ھیچ دانی	کیا تو کچھ جانتا ہے	چرا	کیوں
کراست	کس کو ہے	بر	پر
گزین	انتخاب کر	صعب	مشکل، تکلیف
فردا	آنے والا کل	خار	کانٹا
پیوستہ	ہمیشہ	خرما	کھجور
کیسہ	تھیلی، جیب	مکرمت	عفو و درگزر

(ترجمہ وتشریح)

ا۔ این چنین رنج کز زمانہ مراست   ھیچ دانی کہ در زمانہ کراست؟

ترجمہ:

ایسا دکھ جو مجھے زمانے سے ہے۔کیا تو جانتا ہے کہ زمانے بھر میں کس کو ہے؟

تشریح:

اس شعر میں شاعر مسعود سعد سلمان اپنے دکھ درد کا اظہار کرتا ہے جو اسے زمانے سے پہنچے ہیں۔وہ اپنے مخاطب سے سوال کرتا ہے کہ کیا تم جانتے ہو کہ زمانے بھر میں کون مجھ جتنا دکھی ہے۔اس شاعر کے رنج اور دکھ کا پس منظر یہ ہے کہ اس نے اپنی جوانی کے اٹھارہ سال قید و بند کی سختیوں میں گزارے۔وہ اپنی ان تکالیف اور دکھوں کا ذمہ دار زمانے کو ٹھہراتا ہے۔

۲۔ ای تن! آرام گیر و صبر گزین   کہ ھر امروز را زپس، فرداست

ترجمہ:

اے جسم! تو آرام کر اور صبر اختیار کر کیونکہ ہر آج کے بعد آنے والا کل ہے۔

تشریح:

مسعود سعد سلمان اس شعر میں اپنے جسم سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے جسم! آرام کر اور صبر اختیار کر کیونکہ ہر آج کے بعد آنے والا کل

ہے۔یعنی وقت بھی ایک سا نہیں رہتا۔آج اگر برا وقت ہے تو کل اچھا وقت ہوگا۔اس شعر میں شاعر کی امید اور بلند حوصلگی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

۳۔ ھمہ از آدمیم ما، لیکن او گرامی تراست، کو داناست

ترجمہ:

ہم سب آدمؑ کی اولاد ہیں لیکن (ہم میں سے) وہ معزز تر ہے جو عقلمند ہے۔

تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ ہم سب آدمؑ کی اولاد ہیں یعنی اصولی طور پر ایک آدم کی اولاد ہونے کے ناطے ہم سب برابر ہیں۔البتہ وہ شخص معزز تر ہے جو عقلمند ہے۔اس کا عقلمند ہونا اسے دوسروں سے ممتاز بناتا ہے۔

۴۔ گرچہ پیوستہ شعر گویم من عادتِ من، نہ عادتِ شعراست

ترجمہ:

اگرچہ میں ہمیشہ شعر کہتا ہوں مگر میری عادت شاعروں جیسی نہیں ہے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ میں ہمیشہ شعر کہتا ہوں مگر میری عادت شاعروں جیسی نہیں ہے۔اس زمانے میں شاعروں کی عادت یہ تھی کہ وہ انعام و کرام کے لالچ میں بادشاہوں اور امراء کی بے جا مدح اور تعریفیں کرتے تھے۔مگر مسعود سعد سلمان میں یہ عادت نہ تھی۔اس شعر میں وہ کہنا یہ چاہتا ہے کہ میں دوسرے شاعروں سے مختلف شاعر ہوں جو لالچ اور انعام و کرام سے بے نیاز ہے۔

۵۔ نہ طمع کردہ ام زکیسہ کس نہ تقاضاست شعرِ من، نہ ھجاست

ترجمہ:

میں نے کسی کی جیب سے لالچ نہیں کیا ہے۔میری شاعری نہ تو کسی مطالبہ کیلئے ہے اور نہ ہی مذمت کیلئے۔

تشریح:

اس سے پہلے شعر میں شاعر نے کہا ہے کہ وہ دوسرے شاعروں کی عادات نہیں رکھتا۔اس شعر میں وہ ان عادات کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھے کسی کی جیب سے لالچ نہیں ہے، میری شاعری کسی مطالبہ کیلئے نہیں اور نہ ہی کسی کی مذمت کیلئے ہے۔مسعود سعد سلمان کے زمانے میں شاعر مال و دولت کے لالچ میں بادشاہوں اور امراء کی جھوٹی تعریفیں کیا کرتے تھے اگر وہاں سے کچھ نہ ملتا تو اپنے اشعار میں ان کی مذمت کرتے۔شاعر اپنے دور کے شاعروں کی ان حرکات سے بیزار دکھائی دیتا ہے۔

۶۔ ھمچو ما، روزگار مخلوق است گلہ کردن ز روزگار چراست!

ترجمہ:

ہماری طرح یہ زمانہ (اللہ کی) مخلوق ہے (تو پھر) اس زمانے سے گلہ کیوں کیا جائے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ زمانے کا گلہ کرنا فضول ہے کیونکہ وہ تو خود ہماری طرح مخلوق ہے اور اسے خدا نے بنایا ہے۔نفع و نقصان کا مالک خداوند تعالیٰ ہے اس لئے وہ اپنے ان دکھوں کو خدا کی طرف سے سمجھتا ہے۔

۷۔ گلہ از ھیچ کس نباید کرد کز تنِ ماست آنچہ برتنِ ماست

ترجمہ:

کسی سے گلہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ جو کچھ ہمارے تن پر ہے وہ ہمارے تن سے ہی ہے۔

تشریح:

مسعود سعد سلمان اس شعر میں صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کسی سے گلہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہمارے جسم پر جو کچھ بیتتی ہے وہ ہمارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔یعنی دکھ اور تکالیف جو ہمیں ملتے ہیں وہ ہماری اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔اس لئے کسی سے ان کا گلہ کرنا فضول ہے۔

۸۔ صعب باشد پس ھر آسانی   نشنیدی کہ خار با خرماست

ترجمہ:

ہر آسانی کے بعد مشکل ہوتی ہے۔تم نے نہیں سنا کہ کھجور کے ساتھ کانٹا ہوتا ہے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ ہر آسانی کے بعد مشکل ہوتی ہے۔اپنی بات کو ثابت کرنے کیلئے وہ کھجور کی مثال دیتا ہے کہ کھجور ایک اچھی چیز ہے مگر اس کے ساتھ تکلیف دہ خار بھی ہوتے ہیں یعنی انسان کو آسانی حاصل کرنے کیلئے مشکلات اور سختیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

۹۔ مکرمت کن کہ بگذرد ھمہ چیز   مکرمت پایدار در دنیاست

ترجمہ:

مہربانی اور کرم کر کیونکہ ہر چیز گزر جائے گی۔(جبکہ) مہربانی اور کرم دنیا میں پائیدار ہے۔

تشریح:

مسعود سعد سلمان اس شعر میں اپنے مخاطب سے کہتا ہے کہ لطف و کرم کر۔کیونکہ یہ دنیا فانی ہے اس میں کسی چیز کو بقاء حاصل نہیں ہے۔صرف لطف و کرم اور اچھا سلوک ہی ہے جو دنیا میں پائیدار رہتا ہے اور اگلے جہان میں بھی اس کا اچھا صلہ ملتا ہے۔

☆ ☆ ☆

تمرین کا حل

(۱)

سوال۱: دوسرے شعر میں شاعر نے اپنے آپ کو کیا نصیحت کی ہے؟

جواب: دوسرے شعر میں شاعر مسعود سعد سلمان نے اپنے آپ کو صبر کی نصیحت کی ہے اور پرسکون رہنے کو کہا ہے کیونکہ آج کا دن اگر برا ہے تو آنے والا کل اچھا ہوگا۔یہ دن کبھی ایک سے نہیں رہتے۔

سوال۲: شاعر کے نزدیک معیارِ فضیلت کیا ہے؟

جواب: شاعر کے نزدیک معیارِ فضیلت عقلمندی ہے جو شخص جتنا عقلمند ہے اتنا ہی معزز تر ہے۔

سوال۳: آخری شعر میں شاعر نے کیا نصیحت کی ہے؟

جواب: آخری شعر میں شاعر نے نصیحت کی ہے کہ ایک انسان کو دوسرے کے ساتھ مہربانی اور کرم کرنا چاہیے۔اچھا سلوک رکھنا چاہیے کیونکہ دنیا کی سب چیز فانی ہے مگر مہربانی و کرم ہمیشہ پائیدار رہتا ہے۔

سوال۴: کز تنِ ماست آنچہ بر تنِ ماست، سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو کچھ ہمارے تن پر ہے وہ ہمارے تن سے ہی ہے سے مراد یہ ہے کہ ہمارے جسم پر جو کچھ بیتتی ہے وہ ہمارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔

www.downloadclassnotes.com

سوال۵: مسعود سعد سلمان کی شاعری پر تبصرہ کیجیے؟

جواب: **مسعود سعد سلمان**

مسعود بن سعد بن سلمان سن ۴۴۰ ہجری کے قریب لاہور میں پیدا ہوا۔ اس کے آباؤ اجداد کا وطن ہمدان ہے۔ مسعود کے والد سعد بن سلمان ہمدان چھوڑ کر لاہور آ گئے۔ مسعود کے باپ کا شمار مشہور علماء میں ہوتا تھا۔ چنانچہ علم و فضل کی بدولت دربار غزنویہ میں رسائی ہوئی اور وہ ساٹھ سال تک اسی دربار سے وابستہ رہے۔ مسعود آغاز جوانی میں ابراہیم بن مسعود غزنوی کے دربار سے وابستہ ہوا اور سلطان ابراہیم اور اس کے بیٹے سیف الدولہ محمود کی مدح میں قصیدے کہتا رہا۔ سلطان ابراہیم نے ہندوستان کی حکومت اپنے بیٹے سیف الدولہ محمود کے سپرد کی تو مسعود بھی اس کے ساتھ ہندوستان آ گیا۔ اس نے اپنی جوانی کے بہترین قصیدے یہیں لاہور میں سیف الدولہ کی شان میں کہے۔ اسے یہاں لاہور میں بڑی شان و شوکت حاصل تھی۔ مگر یہ شان و شوکت زیادہ دیرپا ثابت نہ ہوئی۔ کسی نے سلطان ابراہیم کو اطلاع دی کہ امیر محمود سلطان ملک شاہ سلجوقی کے ساتھ ساز باز کر رہا ہے اور وہ ہندوستان چھوڑ کر عراق جانے والا ہے چنانچہ امیر محمود کو اس کے ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں مسعود بھی شامل تھا۔ اس نے اپنی عمر اور جوانی کے اٹھارہ سال دھک' سو اور نای کے قید خانوں میں گزارے۔ قید و بند کے اس طویل عرصے میں مسعود نے نہایت پرسوز اور دردناک شعر کہے جن کو "حبسیات" کا نام دیا جاتا ہے۔ اسے سن ۵۰۰ ہجری میں رہائی ملی اور وہ غزنی کی شاہی لائبریری کا انچارج مقرر ہوا۔ ۵۱۵ ہجری میں وہ انتقال کر گیا۔

مسعود سعد سلمان کا شمار عظیم ترین قصیدہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ حبسیہ نگاری میں وہ آج تک حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے۔ اس نے قصیدہ کو مدح و ستائش' خوشامد و چاپلوسی کی بجائے اپنے احساسات اور جذبات کی ترجمانی کیلئے استعمال کیا ہے۔ اس لیے اس کا کلام سادہ' رواں اور منفرد ہے۔ اس کی شاعری میں اخلاقی موضوعات بھی کثرت سے ملتے ہیں۔ اس نے "بارہ ماہہ" جیسی خالص ہندوستانی صنف سخن کو پہلی بار فارسی میں رائج کیا۔ فارسی کا پہلا معلومہ "شہر آشوب" اور پہلا "مستزاد" بھی اسی سے منسوب ہے۔ مسعود کے فکر و خیال میں بہت جدت ہے' اس کی شاعری فصاحت و بلاغت کا حسین نمونہ ہے۔ اخلاص' سادگی درد و سوز کی فراوانی اس کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ حکیم سنائی ایسے صوفی بزرگ شاعر نے مسعود کی وفات کے بعد اس کا دیوان مرتب کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے دل میں مسعود کی کس درجہ قدر و منزلت تھی۔

☆

(۲)

سوال۱: مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع بنائیے؟

رنج تن شعر کیسہ خار

جواب:

رنج ھا تن ھا اشعار کیسہ ھا خار ھا

سوال۲: مندرجہ ذیل افعال امر کیسے بنے؟ ان سے فعل نہی بنائیے؟

گیر۔ گزین۔ کن

جواب: فعل امر بنانے کیلئے فعل مضارع (صیغہ واحد حاضر) کی آخری "دٗ" ہٹا دیں تو فعل امر بن جائے گا مثلاً:

مصدر	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی
گرفتن	گیرد	گیر	نگیر (نہ پکڑ)
گزیدن	گزیند	گزین	نگزین (انتخاب نہ کر)
کردن	کند	کن	مکن (مت کر)

سوال۳: ''کردہ ام'' کون سا فعل ہے؟ گفتن مصدر سے اس فعل کی گردان لکھیے۔

جواب: کردہ ام فعل ماضی قریب یا ماضی نقلی ہے۔
گفتن مصدر سے فعل ماضی قریب یا ماضی نقلی کی گردان:

واحد غائب	او گفتہ است۔	اس نے کہا ہے۔
جمع غائب	آنہا گفتہ اند۔	انہوں نے کہا ہے۔
واحد حاضر	تو گفتہ ای۔	تو نے کہا ہے۔
جمع حاضر	شما گفتہ اید۔	آپ نے کہا ہے۔
واحد متکلم	من گفتہ ام۔	میں نے کہا ہے۔
جمع متکلم	ما گفتہ ایم۔	ہم نے کہا ہے۔

معروضی سوالات

1: کثیر الانتخابی سوالات (Multiple Choice Questions)

☆ ہر سوال کے نیچے چار ممکنہ جواب دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک جواب درست ہے۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے:

-1 ☆ مسعود سعد سلمان کو کس بادشاہ نے حاسدوں کے کہنے پر قید میں ڈالا؟
(الف) محمود غزنوی نے (ب) مسعود غزنوی نے (ج) ابراہیم غزنوی (د) سبکتگین نے
نے ✓

-2 ☆ مسعود سعد سلمان کے آباؤ اجداد ایران کے کس شہر سے لاہور آئے؟
(الف) تہران (ب) اصفہان (ج) رشت (د) ھمدان ✓

-3 ☆ مسعود سعد سلمان کس قسم کی شاعری میں حرف آخر سمجھے جاتے ہیں؟
(الف) عشقیہ (ب) حبسیہ ✓ (ج) بزمیہ (د) رزمیہ

-4 ☆ مسعود سعد نے کس ہندوستانی صنف سخن کو پہلی بار فارسی میں رائج کیا؟
(الف) مستزاد (ب) ماہیہ (ج) بارہ ماہہ ✓ (د) نوحہ

-5 ☆ مسعود سعد سلمان کا دیوان کس صوفی شاعر نے مرتب کیا؟:
(الف) حکیم سنائی ✓ (ب) حکیم عطار (ج) مولانا روم (د) شیخ ابوسعید ابوالخیر

☆☆☆☆☆